تاریخ الرِّدّة

(جناب ڈاکٹر خورشید احمد فارق صاحب استاد ادبیات عربی دہلی یونیورسٹی)

(۶)

قُرّہ بن ہُبَیرہ کو ابو بکرؓ کے پاس لایا گیا، اُس نے کہا: رسول اللہؐ کے خلیفہ، بخدا میں کافر نہیں ہوا، عمرو بن العاص سے پوچھئے، وہ میری وفاداریِ اسلام کی شہادت دیں گے، جب وہ عُمان سے آ رہے تھے تو میں اپنی قوم کے سَو آدمی لے کر ان کی حفاظت کرنے نکلا تھا، اور اس سے پہلے میں نے ان کی خوب آؤبھگت کی اور اونٹ ذبح کئے۔" ابو بکر صدیقؓ نے عمروؓ سے پوچھا تو انھوں نے کہا: "میں قُرّہ کے گھر ٹھہرا، میں نے کسی کو ان سے زیادہ مہمان نواز نہیں پایا، یہی نہیں وہ خطرناک علاقہ سے نکالنے کے لئے اپنے سَو آدمی لے کر میرے ساتھ گئے۔" پھر عمروؓ نے وہ باتیں ابو بکر صدیقؓ کو سنائیں جو قرہ نے بطور خیر سگالی ان سے کی تھیں، اس پر قرہ نے کہا: "رہنے دو ان باتوں کو عمرو!" عمروؓ: "تم رہنے دیتے تو میں بھی رہنے دیتا۔" ابو بکرؓ نے قرہ کو کوئی سزا نہ دی، اور معاف کر دیا، اور امان نامہ لکھدیا، عُیَینہ نے بھی اپنی برأت پیش کی، ابو بکرؓ نے اس کو بھی معاف کر دیا، اور امان نامہ لکھدیا، حالانکہ وہ بنو عامر کے ان اکابر میں تھا جو اسلام سے باغی ہو گئے تھے، ان اکابر میں عَلقمہ بن عُلاثہ نے توبہ نہیں کی اور ارتداد پر قائم رہا، ابو بکر صدیقؓ نے اس کی لڑکی اور بیوی کو گرفتار کرنے پر لوگ مامور کر دیئے۔ اس پر اس کی بیوی نے کہا: ابو بکر ہوتے کون ہیں مجھے گرفتار کرنے والے، علقمہ کافر ہوا تو ہوا، میں تو نہیں ہوئی۔" ابو بکر صدیقؓ نے اس سے تعرض نہ کیا۔ عمر فاروقؓ کے زمانہ میں علقمہ نے دوبارہ اسلام قبول کیا تو خلیفہ نے اس کی بیوی کو سسرال لوٹنے کی اجازت دیدی۔

خالد بن ولیدؓ نے بنو عامر اور دوسرے مرتد باغیوں سے جو ان کے پاس آئے اور جنھوں نے وفاداری اسلام کا عہد لیا اور سارے ہتھیار رکھوائے جو ان کے پاس تھے اور چھپے ہتھیاروں کے لئے قسم لی جس نے قسم کھا لی اس کو چھوڑ دیا اور جس نے قسم کھانے سے انکار کیا اس کو گرفتار کر لیا اور اس وقت تک نہ چھوڑا جب تک وہ چھپے ہتھیار نہ لے آیا۔ اس طرح خالدؓ نے بہت سے ہتھیار فراہم کر لئے اور ان لوگوں کو دیئے جنھیں ضرورت تھی، ہتھیار اور ہتھیار پانے والے کے نام رجسٹر کر لئے گئے اور جب لڑائی ختم ہوئی تو لینے والوں نے ہتھیار واپس کر دیئے، یہ سب ہتھیار خالدؓ، ابوبکر صدیقؓ کی خدمت میں لے گئے۔

یزید بن شریک فزاری کے والد نے بیان کیا کہ جب خالد بن ولیدؓ بزاخہ کی مہم سے فارغ ہوئے تو میں اسد اور غطفان کے ایک وفد کے ساتھ ابوبکر صدیقؓ سے ملا۔ اسد اور غطفان کے بہت سے لوگ اپنے علاقے سے کھسکنے لگے تھے اور ابوبکر صدیقؓ کے پاس جمع ہو رہے تھے۔ ان میں سے کچھ نے خالدؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لی تھی اور کچھ نے نہیں کی تھی۔ ہمارا وفد ابوبکرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور خلیفہ نے کہا: دو باتوں میں کوئی ایک پسند کر لو: حرب مجلیۃ یا سلم مخزیۃ" وفد کے ایک سربرآوردہ رکن خارجہ بن حصن فزاری نے کہا: حرب مجلیۃ سے تو ہم واقف ہیں، لیکن سلم مخزیۃ ہم نہیں جانتے۔" ابوبکر صدیقؓ: وہ یہ ہے کہ تم اس بات کا اقرار کرو کہ ہمارے مقتول جنت میں جائیں گے اور تمھارے دوزخ میں، ہماری جن چیزوں پر تم قابض ہو وہ لوٹا دو گے اور ہم تمھاری کوئی چیز نہیں لوٹائیں گے، تم ہمارے مقتولوں کا خون بہا دو گے اور ہم تمھارے مقتولوں کا خون بہا نہیں دیں گے اور ہمارے ہر مقتول کا خون بہا سو اونٹ ہوں گے جن میں سے چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں گی، ہم تمھاری ساری زرہیں اور گھوڑے لے لیں گے اور تمھیں اونٹ چرانے کے لئے چھوڑ دیں گے اور دیکھیں گے کہ تمھارا طرزِ عمل معاندانہ رہتا ہے یا تم اسلام کے وفادار ہو جاتے ہو۔" خارجہ بن حصن: خلیفہ رسول اللہ ہم اسلام کے وفادار رہیں گے!" ابوبکر صدیقؓ: اچھا تو اس بات کا عہد کرو کہ پوری طرح قرآن کے مطابق زندگی گذارو گے اور اپنے بال بچوں کو قرآن کی تعلیم دو گے

اور بیت المال کی زکاۃ ادا کرو گے" وفد نے ان سب باتوں کا عہد کیا۔ ابوبکر صدیقؓ نے عقبی زمین اور گھوڑے بھی اسد و غطفان سے لے لئے۔ ان کی وفات پر عمر فاروقؓ نے یہ دیکھ کر کہ اسلام کی جڑ مضبوط ہو گئی ہے زمین اور گھوڑے ان کے مالکوں یا مالکوں کے قریبی رشتہ داروں کو لوٹا دئے۔

جب خالدؓ نے طلیحہ، بنو عامر اور آس پاس کے باغیوں کو ٹھکانے لگا چکے تو انھوں نے ظاہر کیا کہ ابوبکر صدیقؓ کا حکم ہے کہ وہ بنو تمیم اور یمامہ (بنو حنیفہ) کا رخ کریں۔ انصار کے لیڈر ثابت بن قیسؓ نے کہا ہمیں تو یہ ہدایت ہے نہیں اور ہم تو آگے نہیں جائیں گے (اور یہیں ٹھہر کر خلیفہ کی اگلی ہدایات کا انتظار کریں گے) ہم کافی کمزور ہو گئے ہیں، مسلمان تھک گئے ہیں، اور ان کے گھوڑے دبلے ہو گئے ہیں۔" خالدؓ: میں کسی کو مجبور نہیں کرتا، اگر چاہو تو میرے ساتھ چلو اور چاہو تو یہیں ٹھہرے رہو۔" یہ کہکر خالدؓ اور وہ مہاجر و عرب جو چلنے کو تیار ہوئے، بنو تمیم کے علاقہ اور یمامہ کی طرف بڑھ گئے۔ انصار ایک یا دو دن ٹھہرے رہے، پھر ان میں باہمی ملامت شروع ہوئی، انھوں نے کہا ہمارا اقدام عقل و مصلحت کے خلاف ہے، بخدا اگر مسلمانوں کو شکست ہوئی تو وہ کہیں گے تم نے ان کے ساتھ غداری کی اور ان کا ساتھ چھوڑ دیا، اس رسوائی کا داغ کبھی ہمارے ماتھے سے نہیں چھوٹے گا، اگر خالد کی فوج کو فتح حاصل ہوئی تو تم اس نعمت سے محروم رہو گے، لہٰذا خالد سے کہلا دو کہ اتنا ٹھہر جائیں کہ ہم اُن سے آملیں۔ انصار نے مسعود بن سنان اور بقول بعض ثعلبہ بن غنمہ کو یہ پیغام دے کر بھیجا، خالدؓ نے پیش قدمی روک دی اور جب انصار ان کے کیمپ کے نزدیک آگئے تو وہ اور ان کی فوج نو واردوں کا استقبال کرنے بڑھے (حشہ) انصار خالدؓ کے کیمپ میں فروکش ہوئے۔

خالدؓ کل فوج کے ساتھ بُطاح کے نخلستان آئے جو بنو تمیم کے علاقہ میں تھا یہاں کوئی مخالف پارٹی ان کو نہیں ملی، انھوں نے آس پاس دستے بھیجدیئے خود ان کے دستے میں ابو قتادہ انصاریؓ بھی تھے، ابو قتادہؓ راوی ہیں کہ ہمیں ایک شخص ملا، ہم نے پوچھا: تم کس قبیلہ سے ہو؟" اس نے کہا: بنو حنظلہ سے ہم نے پوچھا: وہ لوگ کہاں ہیں جو زکاۃ روک رہے ہیں؟" اس نے وہ جگہ بتائی جہاں وہ تھے۔ میں نے پوچھا یہاں سے ان کے یہاں کتنا فاصلہ ہے؟ اس نے کہا: مابہ (؟) ہم تیزی سے بڑھے اور سورج نکلتے

ان کے پاس پہنچ گئے۔ وہ ہمیں دیکھ کر ڈر گئے اور اپنے ہتھیار سنبھال لئے اور پوچھا تم کون ہو؟ ہم نے کہا مسلمان، انھوں نے کہا ہم بھی مسلمان ہیں" وہ بارہ نفر تھے اور ان میں مالک بن نویرہ بھی تھا۔ ہم نے کہا: ہتھیار رکھ دو اور ہمارے بس میں ہو جاؤ" انھوں نے ایسا کیا۔ ہم ان کو پکڑ کر خالدؓ کے پاس لائے۔ ابوقتادہؓ نے ان کا جو قصہ بیان کیا ہے وہ ذرا آگے بیان ہوگا انشاء اللہ

ہم یہاں مالک بن نویرہ کا تعارف کراتے ہیں۔

مالک کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوحنظلہ کا جن کے مالک سردار تھے محصلِ زکاۃ مقرر کر کے بھیجا تھا، مالک نے زکوٰۃ جمع کی، لیکن جب ان کو رسول اللہ کی وفات کی خبر ملی تو انھوں نے زکاۃ کے اونٹ جو لئے تھے ان کو لوٹا دئے، اس لئے ان کا نام جفول (لوٹانے والا) پڑ گیا، انھوں نے بنوحنظلہ کو جمع کر کے کہا: اس شخص (رسول اللہ) کا انتقال ہو گیا ہے، اگر قریش میں اس کا کوئی جانشین ہوا تو ہم اس کو تسلیم کر لیں گے بشرطیکہ وہ ہم سے خود کو تسلیم کرانا چاہے اور پچھلی زکاۃ طلب نہ کرے، تم اپنی دولت اغیار کو کیوں دو، تم خود اس کے زیادہ مستحق اور اہل ہو" یہ تقریر سنکر قبیلہ کے اکثر لوگ خوشی خوشی اس کے متبع ہو گئے۔

یہ دیکھ کر ابن تعنب جو بنی یربوع کے لیڈر تھے کھڑے ہوئے اور کہا: صاحبو! آپ کی یہ خام خیالی ہے اگر آپ چاہیں کہ ایک طرف زکاۃ واپس لے لیں اور دوسری طرف خدا اپنی عنایتوں سے آپ کو نوازتا رہے، آپ مصیبتیں مول لیں اور خدا آپ کو خیر و عافیت سے رکھے، آپ کفر کو اپنا شعار بنائیں اور اسلام کے امن سے مستفید ہوتے رہیں، آپ نے اپنی دولت کا بہت تھوڑا حصہ الگ کیا ہے (زکاۃ میں) خدا کا حکم مانئے اور مالک کے مشورہ پر عمل نہ کیجئے، یہ سن کر مالک کھڑے ہوئے اور کہا: صاحبو! میں نے بطور اکرام و شفقت آپ کی زکاۃ لوٹائی ہے، ایسے لوگ برابر کھڑے ہوتے رہیں گے جو میرے زکاۃ واپس کرنے اور آپ کی زکاۃ واپس لینے کی مذمت کریں گے، یہ لوگ نہ تو مجھے نقصان سے بچا سکتے ہیں اور نہ آپ کو کوئی فائدہ پہنچا سکتے ہیں، بخدا نہ تو مجھے اپنا مال آپ کی نسبت زیادہ پیارا ہے اور نہ میں آپ کی نسبت موت سے زیادہ گھبراتا ہوں، اور بہر دل جانے

وقت اگر میں ٹھہرا رہوں تو میں آپ کو دشمن کے سامنے کر کے چھپ نہیں جاؤں گا، اور میں اگر خطرہ کے وقت بھاگ جاؤں تو میرے پیر آپ سے زیادہ تیز بھی نہیں دوڑیں گے۔" یہ تقریر کام کر گئی ان کے قبیلہ بنو حنظلہ نے ان کو سنا لیا اور اپنا معاملہ ان کے سپرد کر دیا اور کہا: آپ کی جنگ ہماری جنگ ہے اور آپ کی صلح ہماری صلح، انھوں نے زکاۃ واپس لے لی لیکن ان کے بارے میں خدا کا جو حکم تھا وہ پورا ہو کر رہا، مالک نے اس موقع پر یہ شعر کہے:-

وقال رجال سدّد الیوم مالک   وقال رجال مالک لم یسدد

کچھ لوگوں نے کہا آج مالک نے بالکل ٹھیک بات کہی   اور کچھ کہتے ہیں کہ اس کی باتیں درست نہیں

فقلت دعونی لا أبا لأبیکم   فلم أخطر أیا فی المعاد ولا البدء

فریق ثانی سے میں نے کہا تمہارا دادا مرے میرے پیچھے مت پڑو   میرا طرز عمل نہ شروع میں غلط تھا نہ اب ہے

وقلت خذوا أموالکم غیر خائف   ولا ناظر فی ما یجیٔ به غد

میں نے ان سے کہا بے دھڑک ہو کر اور انجام سے قطع نظر کر کے اپنا مال لے لو۔

فان قام بالأمر المخوف قائم   اطعنا وقلنا الدین دین محمد

اگر محمد کا کوئی جانشین ہو جس کا دھڑکا ہے   تو ہم اس کی اطاعت کریں گے اور کہیں گے محمد کا دین ہی سچا ہے

ان اشعار کا جب ابوبکرؓ اور مسلمانوں کو علم ہوا تو ان کو مالک پر بہت غصہ آیا اور خالد بن ولیدؓ نے عہد کیا کہ اگر مالک ان کے ہاتھ لگ گئے تو وہ ضرور ان کو قتل کر دیں گے اور ان کے سر کا چولہا بنا کر اس پر ہانڈی چڑھائیں گے، خالدؓ کا بھیجا ہوا دستہ جب مالک اور ان کی قوم کے ایک گروہ کو پکڑ کر لایا تو دستہ کے (کچھ لوگوں نے کہا کہ ہم نے اذان دی تو انھوں نے (مالک اور ان کے ساتھیوں نے) بھی دی، ہم نے اقامت پڑھی تو انھوں نے بھی پڑھی، ہم نے نماز ادا کی تو انھوں نے بھی کی، ابوبکر صدیقؓ کی خالدؓ کو ہدایت تھی کہ جب کسی گھر سے اذان کی آواز سنو تو اہل خانہ کو کوئی ضرر نہ پہنچانا جب تک ان سے یہ پوچھ لو کہ اسلام کی کیا بات تم کو ناپسند ہے اور تم کیا چاہتے ہو اور جس گھر سے تم اذان کی آواز نہ سنو اس پر حملہ کر دینا اور اہل خانہ کو قتل کر دینا۔

جلا دیا، دوست کے کچھ لوگوں نے کہا کہ مالک اور ان کے ساتھی مسلمان نہیں ہیں، کیونکہ انھوں نے مالک اور ساتھیوں کو نہ تو اذان دیتے سنا نہ تکبیر کہتے، اور یہ کہ ان کو قتل کرنا اور ان کے بال بچوں کو غلام بنانا درست ہے، خود خالدؓ کی بھی ان کے بارے میں یہی رائے تھی، ابو قتادہ انصاریؓ بھی خالدؓ کے پاس آئے اور پوچھا کہ کیا تم ان لوگوں کو قتل کر دو گے تو انھوں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا بخدا تمہارے لئے ان کا قتل کرنا جائز نہیں، وہ مسلمان ہیں اس لئے ہم ان کے خلاف کوئی کاروائی نہیں کر سکتے، میں تمہاری رائے سے متفق نہیں ہوں" خالد نے ان کو قتل کرا دیا، میں جلدی جلدی ابو بکرؓ کے پاس مدینہ گیا، ان کو مالک کے قتل کی خبر دی اور کہا کہ خالد نے بڑا سنگین کام کیا ہے، عمرؓ اس معاملہ میں میرے ہم نوا تھے، انھوں نے بھی خالد کے اس فعل کی مذمت کی اور کہا کہ خالد کو سنگسار کیجئے وہ اسی سزا کے مستحق ہیں" ابو بکرؓ: بخدا میں تو ایسا کر نہیں سکتا، خالد سے اجتہادی غلطی ہوئی ہے"

یعقوب بن محمد زہری اور واقدی نے مالک بن نویرہ کے قتل سے متعلق مذکورہ بیان سے مختلف بیانات پیش کئے ہیں جن کو میں نظر انداز کرتا ہوں، ان میں سے ایک میں ہے کہ خالد نے اپنے عہد کے مطابق مالک کے سر کا چولھا بنایا جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا، ان کے سر پر بہت گھنے بال تھے، لوگوں نے بالوں میں آگ لگا کر پھونکا تو ہانڈی گرم ہو گئی، آگ سر کی کھال تک نہ پہنچی، خالدؓ جب مدینہ آئے تو ابو بکرؓ نے مالک بن نویرہ کے قتل پر جن کے اسلام کی ابو قتادہؓ وغیرہ نے شہادت دی تھی، ان کو سخت سست کہا، خالدؓ نے اپنے کئے کی صفائی پیش کرتے ہوئے کہا کہ میں نے مالک کی زبان سے ایسی باتیں سنیں جن سے ان کو سزائے موت دینا جائز ہو گیا، ابو بکرؓ نے ان کی صفائی قبول کی۔ متمم بن نُوَیرہ نے اپنے بھائی مالک کے ماتم میں بہت سے قصیدے کہے جن میں وہ قصیدہ خاص طور پر مشہور ہے جس کے دو شعر یہ ہیں:۔

وكنا كندماني جذيمة حقبة　　من الدهر حتى قيل لن يتصدعا

فلما تفرقنا كأني ومالكا　　لطول اجتماع ... لم نبت ليلة معا

کہا جاتا ہے کہ عمر بن خطابؓ نے متمم بن نویرہ سے کہا کہ میری خواہش ہے کہ میں بھی تمہاری طرح اپنے بھائی زیدؓ کے (جو جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے) مرثیے کہتا، متمم نے کہا: ابوحفص اگر میں جانتا کہ میرے بھائی کا ٹھکانہ (مراد جنت) وہی ہے جو تمہارے بھائی کا ہے تب تو ان کے مرثیے کہتا ہی نہیں"! عمر فاروقؓ یہ سن کر پھڑک گئے اور بولے: "جیسی میرے بھائی کی تم نے تعزیت کی آج تک کسی نے نہیں کی"!

مسیلمہ کذاب اور اہل یمامہ کے ارتداد کا ذکر

رافع بن خدیج: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جو عرب قبیلے آئے ان میں سب سے زیادہ سخت دل اور اسلام سے کم سے کم متاثر ہونے والا قبیلہ بنو حنیفہ کا تھا۔ مسیلمہ کے وفد کا حال پہلے ذکر رسول اللہ میں گذر چکا ہے، جب وفد کے لوگوں نے بتایا کہ ہم نے مسیلمہ کو اپنے خیموں کی نگرانی کے لئے پیچھے چھوڑ دیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ یہاں تم سے برا نہ رہتا"

ف۲۵ ابن عباسؓ راوی ہیں کہ جب مسیلمہ اپنی قوم (بنو حنیفہ) کے ساتھ رسول اللہؐ کی پاس آیا تو اس نے کہا: "اگر محمدؐ اپنے بعد خلافت مجھے دیدیں تو میں ان کے کہنے پر چلوں"! وہ رسول اللہؐ سے ملنے آیا ثابت بن قیس بن شماسؓ آپ کے پاس تھے، اور آپ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک لکڑی تھی مسیلمہ پاس آکر کھڑا ہوا تو رسول اللہؐ نے فرمایا: اگر تم آگے بڑھے تو تم پر خدا کی مار پڑے گی اور پیچھے لوٹے تو خدا تمہاری اینٹ سے اینٹ بجادے گا، میں تم کو ویسا ہی پا رہا ہوں جیسا میں نے تم کو خواب میں دیکھا تھا، اگر تم مجھ سے کھجور کی یہ لکڑی بھی مانگو تو میں نہ دوں اور یہ ثابت تمہارے سوالات کا جواب دیں گے"! ابن عباسؓ کہتے ہیں میں نے ابوہریرہؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا مفہوم پوچھا: "میں تم کو ویسا ہی پا رہا ہوں جیسا میں نے تم کو دیکھا تھا"! تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ دو سونے کے کڑے میرے ہاتھ میں ہیں، میں نے ان پر پھونک ماری تو وہ اڑ گئے، ان میں سے ایک یمامہ میں گرا اور دوسرا

یمن میں رسول اللہؐ سے پوچھا گیا کہ اس خواب کی تعبیر کیا ہے تو انھوں نے کہا: کچھ دن بعد دو جھوٹے نبوت کا دعویٰ کریں گے" (یمن میں اسود عنسی اور یمامہ میں مسیلمہ)

جب مسیلمہ اپنی قوم کے ساتھ یمامہ لوٹا تو وہ اسلام سے منحرف ہو گیا اور نبوت میں رسول اللہؐ کا شریک بن بیٹھا اور اس وفد سے جو اس کے ساتھ مدینہ گیا تھا کہا: جب تم نے میرا محمدؐ سے ذکر کیا (کہ ہم خیموں کی نگرانی کے لئے اس کو پیچھے چھوڑ آئے ہیں) تو انھوں نے کہا تھا کہ "وہ تم سے برا نہ رہتا" کہنے کی وجہ یہ ہے کہ محمدؐ کو معلوم تھا کہ مجھے نبوت میں ان کا شریک بنا دیا گیا ہے

کچھ عرصہ بعد مسیلمہ نے رسول اللہؐ کو یہ مراسلہ بھیجا: -

"مسیلمہ (؟) رسول اللہ کی طرف سے محمد رسول اللہ کے نام: مجھے آپ کے ساتھ نبوت میں شریک کیا گیا ہے (یعنی خدا کی طرف سے) آدھی زمین ہماری ہے اور آدھی قریش کی، لیکن قریش حق مار لوگ ہیں" مسیلمہ کے دو سفیر یہ خط لے کر رسول اللہؐ کے پاس آئے خط پڑھ کر آپ نے ان سے پوچھا: "نبوت کے معاملہ میں تمھاری کیا رائے ہے" تو وہ بولے: "جو مسیلمہ کی رائے وہی ہماری رائے"، رسول اللہؐ: "اگر سفیروں کا مارنا جائز ہوتا تو میں تمھیں قتل کر دیتا" رسول اللہؐ نے مسیلمہ کو یہ جواب دیا:

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محمد رسول اللہ کی طرف سے مسیلمہ کذاب کو۔ واضح ہو کہ زمین کا مالک خدا ہے، وہ جس کو چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے، اور آخرت کی سرخروئی خدا ترسوں کے لئے ہے۔"

ابن اسحاق: یہ ۱۰ھ کے آخر کا واقعہ ہے، دوسرے مورخ کہتے ہیں کہ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب رسول اللہؐ حجۃ الوداع (آخری حج) کر کے لوٹے اور مرضِ موت میں مبتلا ہوئے، واللہ تعالیٰ اعلم

رہنمائے قرآن

اسلام اور پیغمبر اسلام صلعم کے پیغام کی صداقت کو سمجھنے کے لئے اپنے رنگ کی بالکل جدید کتاب ہے جو خاص طور پر غیر مسلم یورپین اور انگریزی تعلیم یافتہ اصحاب کے لئے لکھی گئی ہے۔

جدید ایڈیشن۔ قیمت ایک روپیہ